نجم نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

JAGRAON JUN. 30

نمبر ۲۵	مطبوعہ ۱۹ - جون سنہ ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ	جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی عہ

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مُفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی

ایڈیٹوریل

ہمارے لئے یہہ بہتر ہی کہ ایک آدمی قوم کے بدلے مرے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو۔ یوحنا کے ۱۱ باب پچاسویں آیت میں یے باتیں مرقوم ہیں جو قیافا سردار کاہن کے مُنہہ سے سردار کاہنوں اور فریسیوں کی صدر مجلس میں جو ۷۲ ممبروں سے منعقد تھی نکلیں۔ اہل مجلس نے بڑی حالت اضطراب اور تشویش میں اِس بھاری سوال پر مباحثہ اور غور کیا کہ "ہم کیا کریں کہ یہہ مرد بہت معجزے دکھاتا ہی" کبھی کبھی ایسا واقع ہوتا ہی کہ قایل و فاعل کے قول و فعل سے الٰہی مرضی کا اظہار بغیر سمجھے اور جانے خود قایل قول و فاعل فعل کے ہوجاتا ہی۔ بیبل میں اکثر ایسی مثالیں موجود ہیں۔ قیافا کا مطلب اِن باتوں سے کچھ اَور تھا۔ وہ اپنے حکومتی اور قومی جوش میں یہہ دیکھکے اور معلوم کرکے کہ یسوع بہت معجزے دکھاتا کہ وہ مردوں کو جلاتا اندھوں کو بینا کرتا کوڑھیوں کو پاک صاف بناتا ہی۔ بعوض اُسپر ایمان لانیکے آتش رشک و حسد سے جل گیا اور جب اَور ممبران کونسل فکرمند تھے کہ "ہم کیا کریں" اُسنے اپنی یہہ رائے ظاہر کی کہ بہت بہتر ہی کہ یسوع کو قتل کیا جائے اور یوں یہہ روز بروز ترقی پذیر مفسدہ موقوف کیا جائے مگر وہ اسکے اُن اعلیٰ معنوں سے جو الٰہی حکمت میں پوشیدہ تھے محض ناواقف تھا۔ اسکے نادانستہ حق بر زبان جاری ہوا اور جو باتیں اُسنے اپنی سمجھ میں اَور مقصد و مطلب سے کہی تھیں وہ دوسرے معنوں میں بالکل راست اور صحیح ٹھہریں کہ ایک "آدمی" (یسوع) قوم کے بدلے نہ صرف قوم کے بلکہ اپنے کل ہم جنس بنی آدم کے لئے مرا تاکہ وے [illegible] اور جیسا اُسنے وعدہ کیا کہ "میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہی" یوحنا ۶ - ۴۷۔ مگر قیافا کا مطلب جو اُسنے سمجھا تھا پورا نہ ہوا رومی آئے اور اُنکے مُلک اور قوم کو لے لیا اور لاکھوں کو تہہ تیغ کیا آج کل ہندوستان میں بھی بہت لوگ یہودیوں اور قیافا کی مانند اسی فکر میں ہیں کہ "ہم کیا کریں" کیونکر مسیح اور اُسکے مذہب کو مٹا دیں اور اپنی قوم کو بچاویں آؤ ہم انجمنیں اور سبھائیں قایم کریں مسیحیت کے برخلاف کتابیں اور رسالے شایع کریں۔ مسیحیوں کی تقلید پر مشنیں قایم کریں۔ اپنے مشنریوں کو یورپ و امریکہ میں بھیجیں۔ مسیحیت کی مخالفت میں لکچر دیں اور جو کچھ ہوسکے کریں۔ مگر وہ جو آسمان پر تخت نشین ہی ایسے لوگوں پر ہنستا ہی اور اُنکی مشورتوں کو باطل ٹھہراتا اور فرماتا ہی "میںنے اپنے بادشاہ کو کوہ مُقدس صیہون پر بٹھلایا ہی" (ای ہندوستان کے رہنے والو تم بہت لوڈتے ہوئے

خدا کی بندگی کرو اور کانپتے ہوئے خوشی کرو۔ بیٹے کو چومو تا نہ ہو کہ وہ بیزار ہو اور تم راہ میں ہلاک ہو جاؤ جب اُسکا قہر ٹک ایک بھڑکے۔ مبارک وے سب جن کا توکل اُسپر ہی +

ناظرین نور افشاں کو یاد ہو گا کہ ہم نے اخبار الصدیق فیروزپور مطبوعہ ۲۸ مارچ سے کرنیل الکاٹ کی رائے کو جو اُنہوں نے اسلام کی نسبت اپنے ایک لکچر میں ظاہر کی نور افشاں ۱۷- اپریل میں درج کیا تھا جسکی نسبت ہمارے ایک مسیحی عنایت فرمانے ہمکو لکھا کہ ”آپ نے جو مضمون تعریف اسلام میں زبانی الکاٹ صاحب طبع فرمایا بالفرض آپ کسی پرچہ میں اُسکا جواب بھی طبع کرینگے تو وہ لوگ جنہوں نے اِس پرچہ کو پڑھا ہی آپ کو کیا یقین ہی کہ وہ پھر آپ کے اُس پرچہ کو بھی جسمیں جواب ہو گا پڑھینگے۔ کیونکہ آپ کا اخبار اُن لوگوں کی بہ نسبت جو اُسکو خریدتے ہیں زیادہ اُن لوگوں کے پڑھنے میں بھی آتا ہی جو اُسکے خریدار نہیں ہیں اُنمیں سے اکثر ایسے ہیں جو آج اُسکو پڑھتے اور کل اُنکو دستیاب نہیں ہوتا۔ غرض ایسے لوگوں کیلئے آپ کی بے احتیاطی کیا کام کریگی“ ۔ اب اُس رائے کی تردید جو ہمارے محقق پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب نے برا و اندراج نور افشاں بھیجی تھی ہم گذشتہ دو نمبروں میں شایع کر چکے ہیں۔ اور چونکہ مضمون طویل لیکن نہایت دلچسپ اور الزامی جوابات سے مُبرّہ تواریخی اور واقعی حقایق پر مبنی ہی آیندہ دو تین نمبر تک ختم ہو گا۔ ہمیں یقین ہی کہ جن لوگوں نے کرنیل الکاٹ کی رائے کو ہمارے اخبار میں پڑھا ہی اب اس تردید رائے کرنیل موصوف کو بھی بغور پڑھینگے۔ ہم مخالف رائے کو اپنے اخبار میں درج کرنے سے خایف نہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جبتک مخالف کی قوت کا اندازہ پہلے ظاہر نہ ہو اُسکے دفعیہ اور تردید کی خوبی و طاقت معلوم نہ ہو گی پس اب ناظرین منصف مزاج کرنیل الکاٹ کی رائے در بارۂ خوبئ اسلام اور اُسکی تردید مصنفہ پادری صاحب موصوف کا مطالعہ کرنے سے بخوبی معلوم کرینگے۔ کہ مقدم الذکر کی رائے موخر الذکر کی تردید کے سامنے کیسی کمزور اور بے بنیاد ہی اور اہل تحقیق کی نظر میں ذرا بھی قابل وقعت نہیں ہی۔ محمدیوں نے بیفایدہ ایک تھیوسوفسٹ کی رائے کو اسلام کے سہارنے کے لئے فخریہ اپنے اخباروں میں درج کر کے اسلام کی کمزوری و نقص کو ظاہر کیا اور بس +

آج کل اکثر دیسی اخبارات اس امر کے بڑے شاکی اور نالاں ہیں کہ ہندوستانی آدمی جا بجا گوروں کا شکار ہوتے اور گورنمنٹ قاتلوں کو سزائے قصاص سے کسی نہ کسی قانونی صورت سے معذور رکھتی ہی اور بری کر دیتی ہی۔ بیشک عدالت میں قومی طرفداری خدائے عادل کو ناپسند ہی۔ اگر یہہ شکایتیں بجا ہیں (اور غالباً بجا ہیں) تو بیشک ایسی رعایت و طرفداری قومی کبھی نہ کبھی نہایت مضر نتیجہ پیدا کریگی۔ ہمیں اُمید ہی کہ عادل برٹش گورنمنٹ ضرور اس پر توجہ فرمائیگی +

پل تواریخ

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۵ اجلد ۱۸)

اب ساتویں صدی کو ہم لایق عزت بیڈ کی محراب نام دینگے۔ ای نوجوانوں اگر تم مسیحی دین کی موجودگی کی دلایل قدیم کی حقیقی تلاش میں ہو تو جیسا میں نے کیا تم بھی ویسا کرنے میں قاصر نہ ہو گے۔ شہر جیرو میں جو ٹین کے کنارہ پر واقع ہی جاؤ۔ وہاں اُس مانسٹری کے شکستہ نشانات ابتک باقی ہیں جسمیں بیڈ مطالعہ کیا کرتا تھا وہاں کے آدمی تمہیں نزدیک کے گرجا کی ایک کوٹھری میں بیڈ کی کرسی یا جسقدر اُسکا بقایا ہی دکھلائینگے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہہ کرسی بیڈ کے استعمال میں رہتی تھی۔ یہہ روایت بھی کچھ مشکوک نہیں ہی کہ اُس کرسی کو چھوڑنے کے چند لمحہ بعد یوحنا کی انجیل کے ترجمہ کے پچھلے الفاظ اُسنے اپنی زبان سے کہے اور گھٹنوں کے بل گر کے دُعا میں عالم بقا کو رحلت کی۔ بعد اسکے اگر تم ڈرہم کے پُرانے قلعہ میں جاؤ تو بہ نسبت بیڈ کی کرسی کے ایک اَور عجیب تر چیز جسکو میں نے خود دو مرتبہ دیکھا ہی وہاں پاؤ گے۔ یعنی اُوک کی لکڑی سے بنا ہوا ایک پُرانا تابوت جو ایک وقت سینٹ کتھبرٹ اور نیز اُسکے اُستاد بیڈ کا تابوت تھا کیونکہ لوگوں سے ان کی لاش شہر جیرو سے اوکھاڑ کے سینٹ کتھبرٹ کی لاش کے پاس مدفون کی۔ اُن ایام جہالت میں وہاں کے لوگوں کا دستور تھا کہ اُس تابوت کے بیچ لگا کر ہمیشہ اپنی باہمی لڑائیوں میں اِس اعتقاد سے ہمراہ لے جاتے تھے کہ اُن متبرک اشخاص کی لاشوں کی برکت سے لڑائی میں فتحیاب ہوں۔ یہہ کیسے تاریک زمانے تھے اِس زمانہ میں سب لوگ فتحیابی کے لئے خدا کا شکر کرتے ہیں لیکن اپنی یا دوسروں کی تقدیس و برکت کے باعث فتحیابی کا دعویٰ نہیں کرتے +

پھر ای نوجوانوں اگر تم انگلنڈ میں مسیحی دین کی قدامت کی دلیلوں کی حقیقی تلاش میں ہو تو یارک شایر کے بحری ساحل پر وہیٹبے کو جاؤ اور اُس بلند چٹان پر اُس خانقاہ کے بڑے کھنڈروں کو ملاحظہ کر کے غور کرو کہ اُس مقام کے نزدیک جرمن سمندر کے پاس اُن اطراف میں جہاں لیڈی ہلڈا نامی ایک سکسن ملکہ نے سب سے پہلا مذہبی مکان بنوایا واقع ہیں لیڈی ہلڈا کا نام خونی اور نماز گذاری وخیرات دہی میں آجتک تمام ڈرہم اور یارک شایر کے قرب وجوار میں غریبوں کے درمیان

مراسلات

عدل و انصاف اعمال نیک و بد در اسلام

(۳) مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۷۔ ۴ میں ہے۔ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نکالیگا ایک شخص کو میری اُمت میں سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اسپر ننانوے طومار ہر طومار مانند درازگی بصر کے ہوگا (یعنی دراز وہانتک کہ بینائی پہنچے) پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں ہے کچھ کہ نہیں کیا میں نے۔ کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے لکھنے والوں نے (یعنی کراماً کاتبین نے) کہ نگہبان تیرے اعمال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے کچھ انکار نہیں کرسکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا تیرے لئے کچھ عذر ہے یعنی اس چیز میں کہ کیا تونے کہ سہواً کیا ہے یا خطاءً یا جہلاً۔ اور مانند اُنکے کہیگا نہ اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرمائیگا اللہ تعالیٰ ہاں (یعنی ہمارے پاس ایک ہی چیز کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لئے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور ہم قبول کرینگے تمام اُن گواہیوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج یعنی ساتھ ناقص کرنے ثواب تیرے کے اور نہ زیادتی عذاب کی تجھ پر پھر نکالی جاویگی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اُسمیں یہہ کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمداً عبدہ و رسولہ" پھر فرماویگا اللہ تعالیٰ آ وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے کے یا اے وزن اپنے پر کہ میزان ہے یعنی جسوقت یہہ چٹھی ساتھ ننانوے طومار گناہوں کے تولیجاوے تو بھی حاضر ہو تاکہ ظاہر ہو تجھ پر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا مناسبت اس ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے پس فرماویگا اللہ تعالیٰ تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا۔ یعنی یہہ چٹھی عظیم ہے تولنا چاہئیے اسکو تو تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے فرمایا آنحضرت نے پس رکھے جاوینگے طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چٹھی دوسرے پلڑے میں پس ہلکے ہونگے وہ طومار اور بھاری اور غالب آویگی وہ چٹھی پس نہیں بھاری آویگی ساتھ نام خدا کے کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے بڑا اور بھاری ہے اگرچہ نو وہ لو تو وہ گناہ ہوں۔ نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے +

اب اے ناظرین گناہوں کا وزن دیکھو کیا گناہ محمد صاحب کے نزدیک ایک خفیف سی حرکت ہے کہ نہیں۔ اور ترازو کے تول پر بھی فکر کرو کہ کسطرح عدل و انصاف پورے کئے جاتے ہیں۔ کون شخص محمد صاحب کا معتقد اپنی زندگی گناہ میں گذارنا اور محمد صاحب کا نام اللہ کے نام کے ساتھ شریک کرکے جپنا باعث نجات نہ سمجھیگا۔ پس عدل و انصاف جو ذمہ وار قدوسیت خدا کا ہے محمدیت میں کافور ہے + (باقی پھر)

راقم (پادری) ٹامس ہاول بشیر

اسلام پر الکاٹ صاحب کی ایکاوزن

آخری بات جو الکاٹ صاحب نے بیان کی ہے ہم دیکھیں کہ وہ اسلام کا نتیجہ ہوسکتی ہے یا نہیں۔ کہتے ہیں کہ "اسلام علوم و فنون میں رہبر ہوا۔ علمی تحقیقات کی اسلام کے علما نے بنا ڈالی" +

یہہ ایک اور بات ہے جسکا اسلام سے کچھ تعلق نہیں تو بھی کئی ایک نے اسلام کی اس بارے میں بڑھ بڑھ کر تعریف کی ہے بندہ نے رسالہ عدم ضرورت قرآن میں اس امر کے متعلق یہہ باتیں ثابت کی ہیں (۱) عربی لوگ یورپ میں علوم و فنون اور فلاسفی کے بانی نہیں تھے (۲) یورپ میں وہ علوم و فنون کم و بیش موجود تھے۔ مدرسے تھے۔ معلم تھے۔ عالم اور مصنف بھی تھے (۳) عربی وہ علوم و فنون عرب سے نہ لائے تھے۔ بلکہ اُنہوں نے یورپ ہی سے سیکھے تھے۔ (۴) وہ پُرانے علوم و فنون جنکو عربوں نے بحال رکھنے کی کوشش کی یورپ کی آئندہ ترقی سے مات پڑ گئے۔ ان کے علاوہ ذیل میں چند ایک اور باتیں بھی بیان کرنا معلوم ہوتا ہے تاکہ یہہ امر خوب صاف ہو جاوے اول یہہ کہ عربوں کا علم کیطرف مائل ہونا کچھ اسلام کی ترغیب سے نہ تھا بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں کی صحبت اور نمونہ کا اثر تھا۔ چنانچہ جب عربی اسلام کی ترغیب کے مطابق تباہیاں پھیلا چکے تھے تو یونانی اور لاطینی ملک جو اگرچہ عربوں کے حملوں اور لڑائیوں سے اور اپنے اندرونی ملکی فسادوں کے سبب علم کی طرف پوری توجہ نہ کر سکتے تھے۔ تو بھی ہم تواریخ سے معلوم کرتے ہیں کہ ایسی نازک حالتوں میں بھی وہ لوگ علم کو پھیلانیکی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ آٹھویں صدی عیسوی میں یعنی پیشتر اسسے کہ المامون نے عربوں کو علم کیطرف مائل کرنے کی کوشش کی شارلمین فرانس کے بادشاہ نے جو خود عالم شخص تھا علم کو پھیلانے میں بڑی کوشش کی۔ اٹلی اور برٹین اور آیرلینڈ سے عالم لوگ بلوائے اور پادریوں اور امرا وغیرہ کو الٰہی اور انسانی علم کو ترقی دینے کی ترغیب دی۔ اسکے حکم سے کئی مدرسے جاری کئے گئے۔ جنمیں سے فلڈا کا مدرسہ سارے یورپ میں مشہور ہو گیا اور غیر ملکوں سے لوگ اُنمیں آتے تھے۔ انمیں سات علم پڑھائے جاتے تھے

یعنی گرامر۔ فصاحت۔ منطق۔ حساب۔ موسیقی۔ افلاکیہ اور نجوم۔ شارلی مین کے بعد اسکے بیٹے لوئیس نے اور اسکے بیٹے چارلس نے متواتر علم کو بڑی کوشش سے ترقی دی۔ برٹانیا کے بادشاہ الفرڈ نے جو اعلیٰ کوشش علم پھیلانے میں کی اُسکا ذکر جانے دو اور معلوم کرو کہ یونانی بالکل سوئے ہوئے نہ تھے۔ لیکن اُنکے مدرسے اور عالم بھی تھے۔ اور نویں صدی کو شارلی مین کے نمونہ نے یورپ میں روشن کر دیا تھا۔ اور بڑے مشہور مورخ اور شاعر عبرانی اور یونانی زبانوں کے عالم اور فصیح کو کثرت سے ہوگئے تھے۔ اب یونان اور روم سلطنت کے ممالک عربوں کی فتوحات کی سرحدیں تھیں۔ مورخ موشایم صاحب لکھتے ہیں کہ اب تک عربی لوگ صرف فتح کے پیچھے لگے رہے اور علم کی پرواہ نہ کی تھی لیکن اب بابل کے خلیفہ المامون نے عربوں کو علمی ترقی کیطرف مائل کیا۔ یہہ کارروائی اُن عیسائی ملکوں کی دیکھا دیکھی تھی جنکی سرحدوں پر عربی آگئے تھے۔ اور جب اُنکی فتوحات ختم ہوئیں تو شل اور لوگوں کے اُنہوں نے بھی علم کیطرف توجہ کی اور جسطرح ایک دفعہ لوگ چاروں طرف سے شارلی مین کے جاری کئے ہوئے مدرسوں میں تعلیم پانیکو آتے تھے کیونکہ تعلیم عمدگی کے ساتھ ہوتی تھی اُسیطرح جب بیرونی حملوں اور اندرونی فسادوں کے سبب یونانی اور لاطینی لوگ علم کی حسب سابقہ پیروی نہ کرتے تھے۔ اور عربوں نے یونانی علم کو اپنے مدرسوں میں رونق دی اور عربی زبان میں یونانی کتابوں کا ترجمہ کروایا تو لوگ اِن مدرسوں میں کثرت سے جانے لگے اور عربی کے ذریعے یونانی علوم و فنون کو سیکھتے تھے۔ اور پھر اپنے ملکوں میں سکھاتے تھے جیسا گربرٹ یعنی سلوسٹر ثانی نے کیا۔ اس سلسلہ میں یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب سارا سین لوگوں پر بیرونی حملوں کا دباؤ ہوا تو وہ اپنی نوبت پر علم کی اُس مرتفی حالت پر قائم نہ رہ سکے۔ اور عیسائی قومیں نہ صرف قائم رہیں بلکہ جب عمدہ موقع ملے تو یورپ کے لوگوں نے نہ صرف اُس پُرانے علم کو بحال رکھا بلکہ نئے نئے علوم و فنون دریافت اور ایجاد کئے۔ اور ترک جنہوں نے سارا سین کو حکومت سے محروم کیا کبھی شایستہ نہ ہوئے اُنکی کارروائی کا نتیجہ ہم پہلے سُنا چکے ہیں۔ اب اِس حال میں عربوں کیواسطے ایسی شیخی مارنا کہ وہ علم میں رہبر اور علم کے بانی تھے بالکل بے بنیاد ہے۔ صرف اتنا سچ ہے کہ یورپ کی تواریخ کے ایک زمانہ میں عربوں نے پُرانے علوم کو بحال رکھا۔ مگر اُن پر کچھ بڑہایا نہ تھا اور نہ عربوں کی اس کوشش سے اسلام کی کچھ تعریف ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر عربوں کی اُس قسم کی کوشش اسلام کی شان کا باعث تھی تو اُسکا زوال اسلام کی ندامت کا باعث ہے اور ماننا پڑیگا کہ عیسویت نے اسلام کو ہیچ اور شرمندہ کر دیا ہے اور حقیقت میں یہہ سچ بھی ہے + (باقی آئندہ)

راقم (پادری) جی ایل ٹھاکر داس

بقیہ "ہم مسیح مصلوب کی بشارت دیتے ہیں"۔ ۱-قرنتی ۱/۲۳

(سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں نمبر ۲۴ جلد)

دوئم عذر یہہ ہے کہ حضرت مسیح کی تصلیب سے اور اُن واقعات دردناک سے جو قبل تصلیب کے حضرت مسیح پر وارد ہوئے ایک نبی اولوالعزم کی تحقیر متصور ہے جو اسکے شایان شان نہیں۔ یہہ خیال قرآن ہی کی بناپر غلط اور جاہلانہ ہے کیونکہ اسی سورہ میں اعتراف ہے کہ یہود نے "خدا کے نبیوں کو جھٹلایا اور پیغمبروں کو ناحق قتل کیا" خدا کے پیغمبر اور رسول تو اکثر منکروں کے ہاتھ سے ناحق مقتول اور ذلیل ہوا کئے ہیں یقتلون النبیین بغیر الحق "مارڈالتے تھے نبیوں کو ناحق" اور نیز آل عمران ع ۱۹ میں ہے "جو خون کئے ہیں نبیوں کے ناحق اور تمنے کیوں مارا اُن نبیوں کو اگر تم سچے ہو"۔ چنانچہ آپکو تسلیم ہے۔ کہ حضرت ذکریا کو آرے سے چروایا تھا اور حضرت یحییٰ کو بھی شہید کیا تھا۔ اور فرعون کے عہد میں حضرت یوسف کے ساتھ نہایت درجہ بدسلوکی ہوئی تھی۔ حضرت داؤد فرماتے ہیں۔ "یوسف بیچا گیا کہ غلام ہو اُنہوں نے بیڑیوں سے اُسکے پانوں کو دُکھ دیا اُسکی جان لوہے کے جال میں آئی"۔ زبور ۱۰۵۔ جتنا ہی خدا کی راہ میں جنھے زیادہ درد و تکلیف برداشت کیا ہے اُتنا ہی خدا اور انسان کی نظروں میں اُنکی وقعت ہے اگر اِن سب پیغمبروں اور نبیوں کے قتل و تضحیک و تذلیل سے اُنکی نبوت و توقیر پر حرف نہیں آتا تو اگر نبیوں کے سردار ہمارے سیّد کریم مسیح نے سب سے زیادہ درد و تکلیف اُٹھائی تو کیا مضایقہ ہے خدا وند کو یہی بھایا کہ "اُنکی نجات کے پیشوا کو اذیتوں سے کامل کرے"۔ عبر ۲/۱۰ جسکو آپ نادانی سے تحقیر سمجھتے ہیں وہی اُنکی بزرگی و وقعت کا باعث ہے مقدس پولوس فرماتے ہیں کہ "اُسنے آدمی کی صورت میں ظاہر ہوکر آپکو پست کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا اسواسطے خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا"۔ فلپی ۲/۸و۹ واہ خدا کے سچے نبیوں اور رسولوں کا تو یہی فخر تھا کہ "ملامت اور کفر بکنے والے کی آواز سے دشمن اور انتقام لینیوالے کے آگے سے یہہ سب کچھ ہمپر گذرا پر تو بھی ہم تجھے (خدا کو) نہیں بھولے نہ تیرے عہد سے بیوفائی کی۔ ہمارا دل پیچھے نہیں پھرا اور ہمارے قدم تیری راہ سے نہیں ہٹے تیرے ہی لئے ہم سارے دن مارے جاتے ہیں ہم ذبح کی بھیڑوں کی مانند گنے جاتے ہیں"۔ زبور ۴۴ عیسائیوں کا یہہ قول

ہیں" ہم مصیبتوں پر فخر کرتے ہیں یہہ جانکر کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہی" روم ۵/۳۔ "ہم اُنکو جو صبر کرتے ہیں نیکبخت سمجھتے ہیں تمنے ایوب کے صبر کا حال سُنا ہی" یعقوب ۵/۱۱۔ اس نبیوں کے سلسلہ میں زیبا نہیں کہ ہم واقعہ کربلا کا ذکر کریں مگر اہل اسلام اپنے اعتقاد کے موافق اُسپر بھی متوجہ ہوں قطع نظر اسکے کہ وہ مصیبتیں دین کے لئے تھیں یا دُنیا کے یہہ امر مسلم ہی کہ دُنیا کی نظروں میں اس قسم کے حالات غایت درجہ باعث تحقیر ہوا کرتے ہیں +

سو تم یہہ عذر ہی کہ مسیح کا زندہ آسمان پر اُٹھایا جانا اور منکروں کے پنجہ جور و ستم سے خلاص ہونا انکی بزرگی و جلال کا ظاہر کرتا ہی۔ یہہ بھی عذر و وہم کا ایک جزو ہی مسیح کے صعود سے بڑھکر تو ایسا واقعہ نہیں ہو سکتا مگر ہم نے ثابت کیا کہ مسیح کا مصلوب ہونا کہیں زیادہ باعث بزرگی اور جلال کا ہی +

پر مسلمانوں کا یہہ عذر بالکل غلط اور خیال خام ہی شاید آپ لوگوں نے اپنے اصل دعوی پر غور نہیں کیا جو تحقیر سمجھی جاتی ہی وہ تو باقی رہی وہ کیونکر مٹی جب حضرت مسیح آسمان پر اُٹھائے گئے تو کس منکر یا مومن نے دیکھا یا کسکو علم ہوا کہ اس معجزہ یا رفعت مسیح پر شہادت دے یا تامل کرے وہ تو ایسا وہم تھا کہ کسی کو گمان نہیں ہوا اُسے کون جان سکتا تھا جو جانے وہ حضرت کے دعوی کی تردید کرے کیونکہ شکل تو مرد مصلوب کی بالکل مسیح کی تھی جو "مرد غمناک اور رنج کا آشنا تھا"۔ اور جسکو صلیب دیا نام بھی اُسکا مسیح رکھا اور تحقیر باقی رہی اگر اُسے تحقیر سمجھو خود حضرت کے وقت میں یہود کا بعینہ یہی دعوی تھا کہ "ہم نے مارا مسیح عیسی مریم کے بیٹے کو جو رسول تھا اللہ کا" نساع ۲۲ بھلا اسکی تردید محض یہہ کہدینے سے کہ یوں نہیں یوں ہو سکتی ہی؟ +

اب نسبت بیان تصلیب مسیح کے قرآن کی بے عنوانیاں اور تخالف بھی ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت کہتے ہیں کہ یہود کو "اس کہنے پر کہ ہم نے مارا مسیح عیسی ابن مریم کو" خدا نے سزا دی۔ نساع ۲۲۔ سزا کیوں دی؟ کیا خدا نے کبھی اُنکے کلام کی تردید کی ہی کہ اُنپر اتمام حجت ہو۔ ہرگز نہیں بلکہ عقل سلیم اُنکو مجبور کرتی ہی کہ سوائے اس قول قتل مسیح کے اُسکا مخالف زبان پر نہ لاویں اُنہوں نے ایک شخص کو جسکی صورت طرز و انداز سب مسیح کا سا تھا مصلوب کیا اور کوئی دوسرا فرضی مسیح کبھی ظاہر نہ ہوا! ورنہ الوپ ہوتے کبھی کسی نے دیکھا تو انکو کیا چارہ تھا اُنہوں نے تو "اپنی آنکھوں سے اُسے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے پکڑا" خدا بے انصاف نہیں ہی کہ ایسی سچی اور واضح بات کے کہنے سے جسکی تردید نہ کبھی ہوئی اور نہ ہو سکتی ہی کسی شخص کو سزا دے پس اب آپ اپنے ہادی کے اس اُلٹیانہ منطق کو دیکھکر اندیشہ کریں۔ ان دلایل سے ایسی قسم کے دعووں کی بھی تردید ہو جاتی ہی جو محمد صاحب کے زمانہ میں اور اُس سے قبل بعض فرقوں میں رائج تھے اور جو اس انکار تصلیب مسیح میں حضرت کے اُستاد ہوئے خاتمہ میں ایک ایسی صورت بیان کی جاتی ہی کہ جس سے بے شبہ شُبِّہَ لہم باطل ہو جاتا ہی آپ مجبور ہیں کہ یا خدا کو ترک کریں یا حضرت کی اس ہدایت کو ترک کریں۔ محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ایک شکل مثل مسیح کے بناکر مسیح کو اُٹھا لینا خدا کے ایک مکر پر مبنی تھا لکھا ہی ومکروا ومکر اللہ اور فریب کیا اُن کافروں نے اور فریب کیا اللہ نے۔ العمران ۵ع۔ جب مسیح کے اُٹھائے جانے کا سبب خدا کا مکر ہی تو معاذ اللہ خدا کو مکار مانو یا اگر خدا کو مکار نہیں ماننا چاہتے اور ضرور آپ خدا کے لئے غیرت مند ہیں ہرگز نہ مانینگے تو خدا کا مکر جو سبب مسیح کے الوپ ہو جانیکا تھا معدوم ہوا خدا پاک اور قدوس ہی اور سبب کے معدوم ہونے ہی مسبب بھی معدوم ہوا یعنی عدم تصلیب مردود ہوئی اور تصلیب مسیح برحق ثابت ہوئی اور جو اسمیں شک لاتے ہیں مالہم بہ من علم الا اتباع الظن کچھ نہیں اُنکو اُسکی خبر مگر گمان پر چلنا۔ مگر افسوس اب بھی بہت مسلمان ہی کہینگے حسبنا ما وجدنا علیہ اباءنا ہمکو بس ہی جسپر پایا ہم نے اپنے باپ دادوں کو ہمارا جواب یہہ ہوگا۔ اولو کان اباءھم لا یعلمون شیئا ولا یہتدون۔ بھلا اگر اُنکے باپ دادے نہ کچھ علم رکھتے ہوں اور نہ راہ جانتے تو بھی؟ بھائیو مسیح کی صلیب تمہارے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو تم خدا کے بیٹے کا جلال دیکھو "ہرگز نہ ہو کہ میں فخر کروں مگر اپنے خداوند مسیح کی صلیب پر" گلتی ۶/۱۴ +

راقم اکبر مسیح مختار باندہ

امرتسر پولیس کی معمولی کاروائی تحریر

حلیہ پر۔

آج کل ایک عجیب شور بپا اخبارات میں دیکھا جاتا ہی۔ جس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعض اشخاص ضلع ہذا نے بوجہ شریر خصلتی اُس رہتے حسن انتظامی و نسقی سے جو مسٹر وار برٹن صاحب بہادر کی حسن تدبیری سے اسوقت امرتسر میں منتشر و برقرار لگن ہی آنکھیں بند کرکے اپنی جبلی خلقت کے موافق۔ کہ جسکا خاصہ بالخصوص ظلمت پسندی ہی۔ اپنی خبث باطنی کے نتایج ظاہر کرنے کے لئے یہہ ناحق شور بذریعہ اخبارات بجائے اُس شکوری و ممنونی کے جو انکو اس حسن انتظام و نیک امن کے پاداش میں کرنی چاہئے مچا یا ہی وائے بر آں کور باطنان و کج فہمان۔ جنہوں نے ایسے حاکم منتظم کی نسبت نہایت بے انصافی سے بیجا تعدی

واتہام والزام کا دھبہ لگانا پسند کیا - اور حالت موجودہ ماموںہ امرتسر پر نظر انصاف ڈالکر حالت سابقہ غیر ماموںہ امرتسر کا اندازہ نہ کیا - کہ پہلے اس سے کس درجہ تک حالت غیر ماموںہ تھی - اور کن کن جرایم پیشوں اور شہدوں اور لوٹیروں کا ماوا و ملجا بنا ہوا تھا - جو دن دہاڑے لوگ باگ لوٹے جاتے تھے - اور اکیلی دوکیلی کو تو نعمت غیر مترقبہ سمجھکر اُچک لیتے تھے - اور شہر میں جا بجا بدمعاشان کے جرگہ قایم تھے جنکو اب اس بیدار مغز حاکم نے اپنی حسن تدبیری و نیک انتظامی سے مامن امن بنا دیا ہے - ایسے منتظم امن دوست اور رعایہ خلائق کی دلی ہمدردی کی نسبت یوں آزادانہ طور سے زبان طعن وتشنیع کا کھولنا - کوئی باوقعت اخبار انصاف پسند مہلک کے ولونیر - یا مہربان انصاف پسند معدلت گستر گورنمنٹ پنجاب کے اُس آئینہ ضمیر فیض تنویر پر جو پبلک کے نیک وبد حالات کے انعکاس ہونیکے لئے خود نمونہ آئینہ سکندری ہے - کب پیدا کر سکتا ہے - کیونکہ صاحب بہادر کے حسن خدمات و نیک نظمی اور اپنے عہدہ منصبی کے پورے فرایض کے ادا کرنے میں کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا جبکہ گورنمنٹ کیطرف سے مامور و متعین ہیں پھر گورنمنٹ انصاف پسند امن دوست اپنے ایسے لایق عہدہ دار کی نسبت جو بالخصوص معاملات انتظامیہ میں کل احاطہ پنجاب میں اپنے آپ ہی نظیر ہے ان ناحق وبے انصافانہ شور و شر سے اپنی اُس پہلی اقائی شفقت سے جو ایسے لایق عہدہ دار کی نسبت مبذول فرمائی جایا کرتی ہے - اعراض فرماکر معرض استفسار فرماوے - ہرگز ہرگز اُمید نہیں کیجاتی - اور اُن اشخاص کے حمایہ کی نسبت جنہوں نے اپنی بدافعالی کی وجہہ سے سزائیں پائی ہوئی ہیں - اُنکی ہمدردی یا اُنکی بے لوثی میں اُنکے لواحقین معاونین ودشمن امن نے انکے بے لوث اور ذی عزت ہونے کے بہہ حجت بذریعہ اخبارات شایع کی ہے کہ وہ عدالت اپیل سے رہ کئے گئے - اگر بے لوث اور ذی عزت نہ ہوتے تو عدالت اپیل سے کب رہا کئے جاتے - عدالت اپیل سے اُنکا رہا ہو جانا کوئی حجت و دلیل بے لوث اور ذی عزت ہونیکی نہیں ہے بلکہ عدالت اپیل سے ایسے اشخاص کا رہا ہو جانا کسی قانونی وجہہ سے معلوم ہوتا ہے - یا کوئی ایسے باہمی معارضانہ صورت قانون پیدا ہوگئے ہونگے جسکی وجہہ سے بہہ رہا ہوگئے - اور اکثر ایسے مقدمات کا لگاؤ امور وقوعی پر ہوتا ہے - اگر امر واقعہ پر زور دیا جاتا تو اُنکا رہا ہونا غیر ممکن تھا - اور اگر اُنکے معاونین اس وجہہ سے بہہ شکایات علی التواتر بطرز نو صاحب بہادر کی نسبت بذریعہ اخبارات شایع کرتے ہیں - کہ اکثر حکام مقامات متواترہ اہالی شہر سے تبدیل ہو جایا کرتے ہیں - ہم بھی یوں بدنام کرکے یہاں سے تبدیل کرا دیں - تو ایسی لغو عوعو ایسے منتظم اور لایق عہدہ دار کو گورنمنٹ امن دوست انصاف پسند کب بدل سکتی ہے - اور بہہ لوگ کبھی اپنے دلی ارادے پر ہرگز ہرگز فائز نہ ہونگے ✠ راقم ایک پبلک خیر خواہ -

از - لودیانہ

گر بہا فند عنکبوتی تار - کس نسازد نبرق خود ستار

ایڈیٹر صاحب تسلیم -

عرصہ چند ماہ منقضی ہوا ہوگا کہ بہہ نیاز مند پنجاب سے عازم سفر ہوا تھا اور ایام روانگی میں بمقام جہلم مولوی فقیر محمد صاحب کی ترجیح القرآن علی الاناجیل نظر احقر سے گذری تھی جسکی بابت کچھ لکھنے سے قبل ازیں باعث سفر و راز عدم فرصتی مانع رہی اور چونکہ فی الحال کچھ فرصت رونما ہے لہذا مختصراً گذارش کرکے متوقع ہوں کہ ان چند سطور کو نور افشاں میں مندرج فرمائیگا ✠

مولوی فقیر محمد صاحب ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم نے ترجیح القرآن علی الاناجیل کے مدعی ہوکر اپنے دعوی کے چار حروف میں سے ایک بھی نہیں دکھلایا اور اپنی کتاب کے ایک حصہ میں وہی سوالات جو کئی دفعہ جواب باب ہو چکے ہیں براد مغالطہ دہی عوام کئی ایک اوراق تک دھر گھسیٹے - اور کتاب کا دوسرا حصہ قرآنی ترجیح سے (جو سراسر غیر ممکن ہے) خوب کالا کیا تاہم کچھ کام نہ نکلا اور ترجیح علی العموم قبیح ہوگئی - صاحب من لطف تب ہوتا جب تعلیم کتب سماوی ماخوذہ قرآن سے دست بردار ہوکر عین قرآنی تعلیم کی ترجیح دکھلاتے مگر ایسا کرنا تو آپکی دسترس سے باہر تھا - بس جو کچھ ہمارے مولوی صاحب کے پلے تھا وہ تو کھولنا ہی موجب شرم تھا اور جو تھا ہی نہیں وہ بھلا کہاں سے آتا خیر جو نہیں ہے وہ بہہ وجوہی نہیں ہے اور جو موجود ہے گو فقیر محمد صاحب ڈر کے مارے دکھانا بھی پسند نہیں کرتے تاہم انجیلی مبادز نو خود بہ مید شرک دکھلاونگے تاکہ ترجیح کی پکار اور اثبات کی فروگذاشت ظاہر ہو جاوے ✠

قرانی تعلیم جس سے مولوی صاحب بوقت تحریر ترجیح روپوشی کر بیٹھے بہ تفصیل ذیل ہے ✠

(١) بہشتی حوروں کی جسمانی لذتیں جو محمدیوں کو فردوس میں عنایت ہونگی - حج ٢ - ٢٣ وغیرہ وغیرہ حضرت وہ روحانی مکان ہوگا یا روسیوں کا گھر ✠

(٢) خدا شر کا بانی ہے - بقر - ١ - ٧ - بس خیرات نماز روزہ وغیرہ کچھ ضرور نہیں - جب شر بھی خدا کی طرف سے ہے تو سزا نا ممکن پس کہاں کا یوم الدین ✠

(٣) بخوف جان کفر کہہ لینا نحل ١٤ - ١٠٨ نعوذ باللہ کفر کہنا تو سراسر ناراستی ہے - کیا ناراست خدا کے لوگ ہوتے ہیں ہرگز نہیں ✠

(۴) ے پالک بیٹوں کی عورتوں سے مباشرت کرنا۔ اسکا شاہد احزاب ۳۷ سے بڑھکر کون ہوگا +

(۵) ایمان بجبر تحریم ۲-۹ پس اندنوں میں بھی بہرحال تعمیل ہووے +

(۶) شعہ کا عمدہ دستور ایکوقت تک یا علی الدوام نساء ۴-۲۳ +

(۷) محمد صاحب کے معجزات اور پیشین گوئیوں سے قرآن بعالم سکوت ہو ذرہ بھی قلعی کھولی ہوتی +

(۸) فرعون نے اطفال بنی اسرائیل اس لئے قتل کئے کہ وے موسیٰ پر ایمان لائے تھے مومن ۳-۲۶ تعصب چھوڑئے موسیٰ اسوقت کہاں تھا دیکھئے خروج ۱-۷ +

(۹) مریم والدہ عیسیٰ عمران کی بیٹی اور ہارون کی بہن تھی۔ مریم ۷-۲۸- چونکہ عمران وغیرہ پندرہ سو برس مریم سے پیشتر فوت ہوگئے تھے۔ لہذا مریم کی تولید چہ معنی دارد +

(۱۰) جو قرآن سے منہہ پھیرے اُنکی معشیت تنگ ہوگی طٰہٰ ۷ رکوع۔ اب آپ ہی انصاف کیجئے کہ فی زمانا لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی قرآن کو نہیں مانتے اور نشرح صدر منہہ بھی پھیر رہے ہیں اور تنگی خواب میں بھی نہیں دیکھتے +

القصہ کہانتک اپنا وقت ضایع کروں باقی حالات کے لئے خود قرآن موجود ہو اپنا لقا یا وہ آپ ہی بخوبی بیان کرسکتا ہو +

راقـــم

ملک روشن خان انجیلی مبارز۔ مدرس مسن سکول شہر پنچ

غور طلب - یاد کر کہ تو کہاں سے گرا ہو اور توبہ کر اور اگلے کام کر نہیں تو میں تجھہ پاس جلد آؤنگا مکاشفات ۲-۵ +

واقعات اور رائیں

اُنیسویں صدی کے شروع میں جزیرہ مڈگاسکر میں ایک بھی عیسائی نہ تھا ہر سال ۲۰۰۰ سے ۳۰۰۰ تک غلام یہاں سے اور ملکوں میں روانہ کئے جاتے تھے۔ چونکہ سرکار انگریز نے غلاموں کی تجارت یہاں موقوف کردی جزیرہ کے باشندوں کا خیال دربارہ دین عیسوی پختہ ہو۔ مڈگاسکر کے دار السلطنت میں ۲۰۰۰۰ کی آبادی ہو اور انمیں اکثر مسیحی ہیں۔ کل جزیرہ میں مسیحیوں کا شمار ۲۰۰۰۰۰ کے قریب ہو۔ پوشیدہ نہ رہے کہ اس جزیرہ میں اب بھی ۳۰۰۰۰۰ آدمزاد ہیں جو بھوت پریت کی پرستش کرتے ہیں + کرکب

بنگال ٹریکٹ سوسیٹی نے ارادہ کیا ہو کہ آئندہ وہ کتب فروشوں کو نوکر نہ رکھینگے بلکہ کتابیں ہر ایک مشنری کے سپرد کرینگے کہ وہ اُنہیں فروخت کریں۔ اُنہوں نے معلوم کیا ہو کہ کتب فروشوں کا خرچ بکری سے کئی گُنا زیادہ ہو + سنہ

ایس جان بیبل ٹیچر بٹالہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ۸ جون کو بشدت آندھی چلنے کے بعد زور شور سے پانی برسا۔ چند مسیحی نوجوانوں نے کچھہ دور پر بچوں کے رونے کی آواز سُنی۔ جاکے دیکھا کہ تین صغیر سن بچے رو رہے ہیں۔ پانی برسنے میں اُنکو اپنے کندھوں پر اٹھا کے شہر کو لے چلے۔ بچے اپنے والدین کا نام نہیں بتلا سکتے تھے مگر ان مسیحیوں نے پوچھہ پاچھہ کرکے پتا لگایا اور بچوں کو اُنکے والدین کے سپرد کیا جو اپنے بچوں کے غم میں ماتم کررہے تھے۔ یہ لوگ اِن مسیحیوں کے نہایت شکرگذار ہوئے +

گورنمنٹ نے مقام شملہ کو گداگر فقیروں سے پاک رکھنے کے لئے تجویز کی ہو کہ ایسے لوگوں پر جو اپنی معاش کا ذریعہ کافی نہ دکھا سکیں ایک جدید ٹیکس قایم کیا جاوے جسکے ادا کرنے کی مقدرت نہ پاکر طوعاً کرہاً خود بخود شملہ کے چھوڑ جانے پر مجبور ہونگے آفتاب پنجاب بمعقولیت پوچھتا ہو کہ اس پُر منفعت تجویز کو صرف شملہ ہی پر کیوں محدود رکھا جاتا ہو اور کیوں تمام برٹش انڈیا میں جاری نہیں کی جاتی۔ کیونکہ لاکھوں مادر پدر آزاد بڑے بڑے لحیم و شحیم جوڑے چکلے پہلوان صورت حرام خوروں نے محض تن آسانی کی وجہہ سے گداگری کو اپنا پیشہ مقرر کر رکھا ہو۔ اور روز بروز اس بے غیرت گروہ کا نمبر حیرتناک ترقی کررہا ہو۔ اور کیوں نہ ہو کہاں دن بھر محنت مزدوری کی مصیبت اُٹھا کر دو تین آنے کے پیسے پیدا کرنا اور اُس سے اپنے عیال کا اور اپنا پیٹ پالنا اور کہاں ہاتھہ ہلانا نہ پاؤں بلکہ صرف زبان ہلا کر مانگ لینا اور بس اور وہ بھی اسقدر کہ جس سے نہ صرف کھانا ہم پہنچا سکیں بلکہ بھنگ۔ چرس۔ چانڈو۔ مدک۔ پوست افیون۔ شراب کے نشے اُڑا سکیں۔ قماربازی اور حرامکاریاں کرسکیں۔ سچ تو یہہ ہو کہ خود ہمارے اہل ملک اس بیغیرت گروہ کی تعداد بڑھا رہے ہیں۔ بیشک اگر اس بیغیرت اور حرام خور گروہ کا سامان آسائش اسیطرح موجود ہوتا رہا تو بہت جلد خربوزہ کو دیکھہ کر خربوزہ رنگ پکڑیگا اور کسی دن نصف ملک کا آدھا حصہ گداگری کو اپنا پیشہ مقرر کریگا +

آفتاب پنجاب ۹ جون ناقل ہو کہ موسم سرما کے حال میں تین عیسائی پادری اس غرض کے لئے ولایت سے ہندوستان کو آتے ہیں کہ ہندوستانیوں کو عیسائی بنائیں۔ خیر یہہ تو معمولی بات تھی لیکن اس فقرہ کے معنی ہماری سمجھ میں نہیں آتے کہ یہہ معمولی طور پر وعظ نہ کرینگے۔ اور اُنکے لکچر وغیرہ کا ڈھنگ کچھہ نرالا ہی ہوگا۔ تو کیا؟ پھر یہہ ڈنڈے کے زور لوگوں کو عیسائی بنائینگے؟ (نور افشاں) آپ نہ گھبرائیں عیسائی مذہب کا

یہہ مُمول ہی نہیں ہے۔ کہ تلوار یا ڈنڈے کے زور سے کسیکو عیسائی بناؤ۔ حرف وعظ و تعلیم سے مسیحی مذہب نے شروع سے آجتک اسقدر ترقی کی ہے کہ مختلف ممالک کے کروڑوں باشندوں نے اسکو قبول کیا اور کرینگے۔ وہ وقت نزدیک چلا آتا ہے۔ کہ زمین کے سارے کنارے خداوند کی نجات کو دیکھینگے۔ اور ہر ایک زبان اقرار کریگی کہ یسوع مسیح خداوند ہے۔ اور ہر ایک گھٹنا اُسکے آگے جھکیگا +

لکھنؤ کا اسلامی اخبار سخت شکایت کرتا ہے کہ ریاست حیدرآباد دکن میں مے نوشی کا رواج حد سے گذر گیا۔ وہ لکھتا ہے " دکن میں بہ نسبت اہل ہنود کے مسلمان شرابی زیادہ ملینگے۔ اعلیٰ طبقے والے بھی اس نجس چیز کو نجس نہیں جانتے تو ادنیٰ طبقے والے جہلا کا کون ذکر ہے۔ دکن اس خرابی میں اوّل درجہ کا تمغہ پائے ہوئے ہے۔ یہہ سچ ہے کہ انگریزی حکومت میں بھی مے نوشی بڑھ رہی ہے۔ مسلمان کثرت سے مے نوش ہوتے جاتے ہیں۔ مگر حیدرآباد سے کم ہے جہاں لمبی داڑھی بھی تر ہونے سے نہیں بچتی۔ دکن کے تمام نیک افعال ایک طرف ہوں اور مے نوشی دوسری طرف ہو تو مے نوشی ہی کا پلہ بھاری ہوگا۔ معلوم نہیں کہ وہاں کے لوگ پھر کس منہہ سے اسلام کا دعوی کرتے ہیں " (نورافشاں) کرنیل الکاٹ کی رائے کہ اسلام میں یہہ خوبی ہے کہ اُسمیں شراب خوری جایز نہیں یہہ حال سُنتے ہوئے بالکل نکمی معلوم ہوتی ہے +

لنڈن ۹ جون۔ آج شام ہوس آف کامنز میں سرجان گورسٹ نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ گورنمنٹ اس امر کے باور کرنیکی کوئی وجہ نہیں رکھتی کہ کشمیر کے لوگوں کی جم غفیر چاہتی ہے کہ انکے حکمران کو بحال کیا جائے یا کہ برٹش گورنمنٹ کو اس ملک میں دست اندازی سے گریز کرنا چاہیے +

راولپنڈی ۱۰ جون آج صبح پنتالیسویں سکھ باڑی کے میگزین کو آگ لگی جسکی وجہ ابتک معلوم نہیں ہوئی۔ وہ پانچ آدمی جو خالی کارتوس بھر رہے تھے دفعتاً ہلاک ہوئے اور دو دوسرے تین سخت مجروح ہوئے +

چند روز کا ذکر ہے کہ ولایت میں جان گارڈن نامی ایک کاغذ کی کمپنی میں نوکر تھا۔ اُسکو جب نیند آنے لگی تو کل کے قریب جاکر سوگیا اُسکے دو دوستوں نے دل لگی کرنیکے لئے ایک رسّی لاکر ایک کل کے پہیے میں جو ایک منٹ میں ایک سو مرتبہ گھومتا تھا اُسکا پیر باندھ دیا جونہی وہ پہیہ گھوما اُسکو اتنی مہلت نہ ملی کہ رسّی کاٹ سکے پس وہ بیچارہ پارہ پارہ ہوکر مرگیا۔ یہہ دیکھکر ایک کی تو اُنمیں سے عقل جاتی رہی اور بالکل پاگل ہوگیا اور اس نالایق دل لگی کا یہہ نتیجہ ہوا کہ ایک جان سے گیا۔ اور ایک زندہ درگور ہوا +

منوہرپور واقع ضلع جبور کے دو مسلمان ناصر علی اور دو رحمت اللہ اس علت میں پکڑے گئے ہیں کہ اُنہوں نے تانبے کے روپئے اور اٹھنیاں بناکر اُنپر تھوڑی چاندی چڑھادی تھی +

بمبئی ۹ جون ایک وسیع جدید مکان ۲۰ فیٹ چوڑا ۸۰ فیٹ لمبا ۶۰ فیٹ اونچا جو قریب الاختتام تھا گر گیا اسمیں ۸۰ مرد اور عورتیں کام کر رہے تھے ۱۸ مرد اور ۴ عورتیں دفن ہوئیں ۲۰ آدمیوں کو اُن لوگوں نے جو پاس کھڑے تھے جانبر کیا جو پندرہ آدمی زندہ نکلے اُنکو ہسپتال بھیجا گیا۔ جائداد کے مالک کا جو اُسوقت موجود تھا بازو ٹوٹ گیا۔ اور اُسکی لڑکی ہلاک ہوئی +

بردوان میں ایک دیسی کے مکان میں ڈاکہ پڑا۔ ۳۰ بدمعاش تلواریں۔ برچھیاں کلہاڑی اور دیگر سامان حرب لیکر موضع پر حملہ آور ہوئے۔ اور مزاحم لوگوں کو مغلوب کرکے مکان سے تمام مال لوٹ کرلے گئے مجرموں کا ابتک کچھ سراغ نہیں ملا +

امرتسر کا لال کھتری جو اپنی عورت مسماۃ خوشحال دیوی کو قتل کرکے بھاگ گیا تھا اور ریلوے اسٹیشن پر پکڑا گیا۔ اب وہ پاگل بن گیا ہے۔ جس شخص نے رحیم کشمیری کو اڑھائی آنہ کے تکرار پر قتل کیا تھا اور مفرور ہوگیا تھا گرفتار ہوکر چالان ہوا ہے۔ شہر کی روشنی یہانتک خراب ہے کہ تمام رات اندھیرا رہتا ہے۔ اس ہفتہ آندھیوں کا ایسا زور رہا کہ جس سے ترکاری خربوزہ وغیرہ کا بڑا نقصان ہوا +

راولپنڈی میں ایک کنسٹیبل پولیس راجہ مغل نام اس علت میں دو سال قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کا سزایاب ہوا کہ اُسنے مئی کو ۱۲ بجے رات کے اپنی ڈیوٹی کے وقت لکھمیداس سارجنٹ پولیس کے گھر میں گھسکر اُسکی خوردسال لڑکی کے ہاتھ سے چوڑیاں اور نارلی چھین لیں اور بھاگتا ہوا گرفتار ہوا +

ملوک چند نامی طالب علم جسنے ایف اے رلیا سکول نورمحل ضلع جالندھر کی معرفت امتحان دلایا تھا اور اتفاقاً فیل ہوگیا تھا اس ناکامی کو برداشت نہ کرسکا اور بارادہ خودکشی ریل آنے کے وقت ریلوے پر سر دھر دیا مگر حیات باقی تھی اس لئے جان تو قایم رہی لیکن سخت مجروح ہوا اور اب شفاخانہ جالندھر میں زیر علاج ہے +

راجپوتانہ گزٹ لکھتا ہے کہ بمبئی میں ایک سوداگر کے آٹھ ہزار روپیہ کے نوٹ گر گئے جو ایک سپاہی نے پائے جنے مالک کا پتہ لگاکر نوٹ اسکو دیدیئے مگر مالک نوٹ نے صرف پانچ روپیہ سپاہی کو انعام دیئے۔ واہ رے قدردانی +

اجمیر محلہ خادمان میں ایک شخص اپنے دو مولیان کو ہمراہ لیکر بشکوہ بارادہ چوری اپنے پڑوسی کے گھر میں گھسنا چاہتا تھا مگر جاگ ہوگئی لوگ اُنکو جاتے ہی مشت مشت کے بعد وہ تینوں چھوڑ کر بھاگے مگر پکڑے گئے

مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہی + منہہ

کھڑاڑی آبورؤڈ - یہاں قسم قسم کے بدمعاشوں کا مجمع ہو رہا ہی - یہہ مقام جسطرح دو مُلکوں میں مُرغی حرام ہوتی ہی اسیطرح پر ہی - ریل اور حدود ریل سرکاری قبضہ میں اور کھڑاڑی سروھی مہاراو کے عمل میں ہی - سنگھی پونم کھڑاڑی کے مجسٹریٹ ہیں اور بہتیرا چاہتے ہیں کہ انتظام و انصاف ہو مگر دو عملی حکومت انتظام میں خلل انداز ہوتی ہی - ہفتہ گذشتہ میں اُن غریبوں کے جھونپڑوں میں جو آبادی سے پچھم کیطرف تھے بروز روشن دن کے ۱۰ بجے آگ لگی ایک شخص قوم برگی بعمر ۶۵ سالہ سب کے روبرو آگ میں کود کر جل مرا کسی راج کے ملازم نے پوچھا تک نہیں کہ کیا ہوا اور نہ کوئی آگ بجھانے کو گیا - یہہ راج سروھی کے انتظام کا ایک ادنیٰ نمونہ ہی +

جودھپور اسٹیشن پر سواری کی گاڑی سے بریک وان کاٹ کر دوسری طرف لیجاتے تھے اتفاق سے ایک سن رسیدہ عورت لب سڑک جا رہی تھی - نہیں معلوم کہ ان مزدوروں کو کسطرح وہ بیچاری نظر نہ آئی اور ایک دم بریک گاڑی کو اسپر سے گذار دیا اور اُس غریب الوطن کا ایک ہاتھ اور ایک پیر کٹ کر علیحدہ ہوگیا اور مر گئی - یہہ ہندوستانی گھس گھس ہی +

جیسا لوگوں کا خیال ہی اس سے کم سونا اور چاندی دنیا میں ہی - ۳۵ ارب کا کل سونا اور چاندی ہی جسمیں نصف خالص سونا ہی اور نصف چاندی ہی - ایک ارب روپیہ کی قیمت کا سونا اور چاندی ہر سال برآمد ہوتا ہی پچھلے تیس برسوں میں ۴۴ فیصدی کے حساب سے اسکی آمدنی کم ہوگئی ہی - بہرکیف چاندی میں سو فیصدی کے حساب سے زیادتی ہی اور اسکی مقدار سونے کے برابر ہوگئی ہی - اگر تمام دُنیا کے سونے کی ایک جگہہ ڈھیری لگائی جائے تو اُسکی چوڑائی ۲۵ فیٹ اور لمبائی ۴۵ فیٹ اور بلندی ۲۵ فیٹ ہوگی - لوگ سونے اور چاندی کی مقدار کے بارے میں کیا کیا گپیں اُڑایا کرتے ہیں اس بیان کو سنکر دولتمند ترین شخص کو بھی سرنیچا کر لینا چاہئے +

کالا کانگر کا روزانہ اخبار "ہندوستان" اپنے ۲۱ مئی کے پرچہ میں ندامت کے ساتھ افسوس ظاہر کرتا ہی کہ اُسنے اخبار ٹریبون کے دھوکھے میں آکر امرتسر پولیس اور اُسکے افسر مسٹر وار برٹن کی نسبت نامناسب باتیں لکھیں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

یورپ میں مشرقی زباندانوں کی کانفرنس امسال اکسفورڈ میں ہوگی - پروفیسر میکسملر اُسکے پریزیڈنٹ ہونگے

حکومت بلگیریہ کی درخواست کو کہ شاہ فرڈینینڈ بحال رہیں انگلستان اٹلی و اسٹریا نے منظور کر لیا لیکن روس مخالف ہی +

انگلستان نے قسم کھائی کہ افریکہ میں جرمنی سے نیچا نہیں دیکھینگے +

مسٹر کین نے ہندوستان کی تشریف آوری کا مصمم ارادہ کر لیا ہی - وہ اکتوبر ۱۸۹۰ء میں یہاں پہنچ جائینگے +

انگلستان نے چھہ کروڑ روپیہ کا خرچ منظور کیا ہی جس سے مالٹا جبرالٹر وغیرہ بیرونی مقامات میں جنگی بارکیں تعمیر کرائی جائینگی +

مسٹر اسٹینلی نے مہم افریکہ میں انگلستان کے واسطے ہزارہا میل کے علاقہ جدید دریافت کئے ہیں +

خدیو مصر نے انگریزی فوج بحری کا معائنہ کر کے نہائت خوشنودی کا اظہار کیا اور افسران فوج کو دعوت دی +

نیویارک - امریکہ سن فرانسسکو میں ایک خوفناک ریلوے حادثہ ہوا ٹرین پل سے گذرتی ہوئی پانی میں گر پڑی - جس سے ۴۰ مسافر ہلاک ہوئے اور ۱۴ مجروح ہوئے +

برلن کے ڈاکٹر بجائے ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ہاتھی دانت کا پیوند آدمی کے بدن میں لگاتے ہیں +

خبر ہی کہ پرنس بسمارک صاحب ماہ جون میں انگلستان کی سیر کو جائینگے - اور پھر سکاٹ لینڈ کی سیر کرینگے کیونکہ اب آزاد ہیں +

نتال گورنمنٹ نے جذامیوں کی نسبت ایک قانون پاس کیا ہی - تمام جذامی نکالے جائینگے اور باہر سے کوئی جذامی وہاں نہ آنے پائیگا +

مسقط میں ایک ایسا طوفان آیا جسکے صدمہ سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا +

رائے دیگئی ہی کہ افغان قیدی ایوب خان کی تنخواہ کم کر دیجائے +

چند روز ہوئے کہ چین میں بجلی ایک آم کے درخت پر گری - جب اُس درخت کے ٹکڑے کاٹے گئے تو اُنمیں سے بہت بڑا زمرد نکلا +

گورنمنٹ فرانس کو تماکو کے محصول سے سولہ کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی ہوئی +

مرو کے چار خوانین بجرم رشوت ستانی موقوف ہوئے انکی تحقیقات کمیشن کے ذریعہ ہوئی - اور بجائے انکے روسی افسر مقرر ہوئے +

عبد المجید معزول سلطان روم آج کل بستر بیماری پر پڑے ہیں اور قریب المرگ ہیں +

کلکتہ میں امسال ۲۴ طلبا نے زبان سنسکرت میں امتحان پاس کیا اور خطاب حاصل کئے +

مہاراجہ صاحب جودھپور نے محصول گذر معاف کر دیا ہی +

الہ آباد میں ایک یوریشین کو بجرم دھوکہ دہی ایک سال قید سخت ہوئی +

آگرہ میں ہیضہ کی شکایت روز افزوں افسوس ناک ہی +

الہ آباد سٹیشن پر ایک نوجوان یورپین نے خودکشی کی +

کلکتہ عورت کو لے بھاگنے کے مقدمہ میں سب ڈپٹی کلکٹر لشن نگر کی رہائی پر بہت جوش پھیل رہا ہی مگر افسر مذکور تاحال معطل ہی +

سرکاری انتظاموں کے دیکھنے کے لئے چین سے ایک سفارت آئی ہی جسکو معلومات حاصل کرنے کے لئے ہر طرح سہولتیں دی جاتی ہیں +

فی الحال پیلی بھیت میں ایک مقدمہ فیصل ہوا جسمیں امیر احمد صاحب زمیندار ایک بڑے نامی شخص حاجی قدرت علی صاحب کی متعلقہ کسی لڑکی کو اغوا کرکے بھگا لے گئے تھے۔ اور اس جرم میں ملزم کو ایک سال قید کی سزا ہوئی +

شاہجہانپور میں ڈاکہ زنی کی وارداتیں بر سر طوفان ہیں۔ کہتے ہیں سیتاپور والے ڈاکوؤں کا گروہ اس جوار میں نازل ہوا ہی +

عبد المجید اور محمد خان کی گرفتاری کے لئے جنھوں نے ریاست رامپور کے سپرنٹنڈنٹ کو مار ڈالنے کا اقدام کیا تھا تین سو روپیہ کا انعام گورنمنٹ کیطرف سے اور دو سو روپیہ کا ریاست رامپور کی طرف سے مقرر ہوا ہی +

کلکتہ میں ایک اور بنگالی ابناس حیدر حسین بجرم غبن ۶ لاکھ روپیہ کے گرفتار ہوا ہی +

پونا میں ۳ فوجی گورے بجرم قتل کرڈالنے ایک دیسی کے بیٹی کو دورہ سپرد کئے گئے +

الہ آباد میں ایک چور عورت کو بجرم نقب زنی دو سال قید کی سزا ہوئی +

لکھنؤ کی انجمن دار السلام بقول اخبار آزاد ٹوٹ گئی +

میرٹھ کے اخبار جلوہ ایزدی کے اڈیٹر پر گندے اشتہار طبع کرنے کے جرم پر ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا +

اخبار عام لاہور جو ہفتہ میں تین بار شایع ہوتا ہی اکتوبر سنہ حال سے روزانہ شایع ہوا کریگا +

مئو کی چھاؤنی میں ہیضہ نہایت سخت ہی۔ چھبیس افسروں میں سے جو اس مرض میں مبتلا ہوئے اٹھارہ افسر ایک روز میں مر گئے +

کلکتہ میں بہروں اور گونگوں کے لئے ایک مدرسہ کھلنے والا ہی +

تمام اطراف کاٹھیاوار سے ہیضہ پھوٹنے کی خبریں آئی ہیں +

کوہ مری کی میونسپلٹی نے وہاں کی تجویز آبرسانی کو منظور کر لیا ہی جسکا تخمینہ آٹھ لاکھ روپیہ کیا گیا ہی +

خبر ہی کہ نواب صاحب والی رامپور کوہ نینی تال پر ایک سرائے رفاہ عام کے لئے بنوائینگے +

دلیپ سنگھ نے برٹش گورنمنٹ سے معافی مانگی اور ہندوستان رہنے کی اجازت چاہی ہی +

نواب صاحب رامپور نے سرکاری خدمات کی غرض سے ایک رسالہ اور ایک پلٹن رکھنا چاہا ہی جو وقت پر سرکاری نوکری دیگا +

ناڈگڈہ راجپوتانہ میں ایک بنیاں کے ہاں ایک مردہ لڑکا پیدا ہوا جسکے سر اور پاؤں ندارد تھے +

سٹرک بھگواڑہ علاقہ کپورتھلہ میں ایک یکہ والے کی بے احتیاطی سے ایک بیچاری بڑھیا کی جان ضایع ہوئی +

سیالکوٹ کے بارہ سو پچاس باشندوں نے ایک میموریل میونسپل کمیٹی میں اس غرض سے بھیجا ہی کہ انہیں چونگی ٹیکس سے معاف رکھا جاوے +

کانپور میں ایک شخص جو منی لعل نامی بالنسو روپیہ کا جعلی نوٹ فروخت کرتا ہوا پکڑا گیا اور دس سال قید کا سزایاب ہوا +

کالے پانی کے متصل ایک جزیرہ جذامیوں کیلئے بسایا جائیگا اطراف کے جذامی وہاں آباد کئے جاوینگے

پارلیمنٹ انگریزی میں بیان ہوا کہ مہاراجہ کشمیر کو رعایا نہیں چاہتی +

سرحد بنوں پر قوم وزیری نے سخت خونخوار ہنگامہ کیا اور لوٹا +

کشمیر کی سرحد چترال پر حالت امن ابتر بیان ہوئی +

کالکا میں بھی کارخانہ آبرسانی جاری کرنے کی تجویز ہی +

افریقہ میں انگریزی انتظام کے لئے پنجاب سے فوج پولیس بھرتی ہوگی +

بدایوں میں ایک زمیندار کا لڑکا لالچ زیورات سے قتل کیا گیا +

شاہجہانپور کے ساہوکار لالہ برج بہادر لال کو ڈاکوؤں نے لوٹ لیا +

بابو جوتیندر کرشن کلکتہ نے غم فیل ہونے ایف اے میں خودکشی کرلی +

ہزارہ میں کمال دھوم دھام سے اسلامیہ سکول جاری کیا گیا +

سید احمد خان بہادر کی سوانح عمری اُردو میں شایع ہوگی +

امریکہ میں قالین بافی بذریعہ برقی طاقت ہونے لگی +

جرمنی میں جدید جنگی مسودہ پر سخت مخالفت ظاہر ہو رہی ہی

شاہ سیام نے پایہ تخت بنکاک میں لائبریری قایم کی +

جرمن مہم زیر کمان امین پاشا روانہ افریقہ کی گئی +

حضور ڈیوک آف کناٹ کینیڈا سے ۱۲ کو روانہ انگلنڈ ہوئے +

انگلستان کی وزارت کے سرپرستوں میں ناچاقی تشویش بخش پھوٹی +

لارڈ سالسبری دل سے کوشش مصالحت کرتے ہیں ۔ معاملہ نازک ہی +

شاہ جاپان نے ایک جدید فوجی تمغہ اعزازی قایم کیا +

امریکہ میں قالین بافی بذریعہ برقی طاقت ہونے لگی ۔ ۸ ۔ گز فی منٹ بُنا جاویگا حالانکہ ہاتھ سے دن بھر میں ۵ ۔ ۲ گز بنتے ہیں +

بیان کیا گیا ہی کہ جاپان میں عیسائی مذہب دور سے پھیلایا جاوے +

کلفٹن میں ایک مشہور انجنیر جے اے لوکولٹ صاحب نے خودکشی کی +

کیمبرج یونیورسٹی کے امتحان ریاضی میں ایک میم صاحبہ اوّل نمبر رہیں +

تار کی خبریں

برلن ۱۰ جون ۔ آج جنرل کیپریوی نے جرمن کونسل میں فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہی مطمئن ہی کہ ارتباط جرمنی و فرانس ترقی کر رہے ہیں ۔ تاہم وہ سلسلہ میں راہ واری کے پروانوں کو منسوخ کرنے کے قابل نہیں ہیں +

برلن ۹ جون ۔ پرنس وکٹر ایمنیویل ولیعہد اٹلی یہاں پہنچا ۔ اور شاہی اعزاز سے اُسکی مدارات ہوئی

وائینا ۱۰ جون بیرن بیور نے کونسل اسٹریا میں فرمایا کہ سال آئندہ میں امن والی جنگی فوج کو بڑھانا ضروری ہوگا +

سینٹ پیٹرسبرگ ۱۰ جون پچھلے دو ہفتہ میں جو بیشمار خودکشی کے حادثے روس کے مختلف حصّوں میں وقوع میں آئے ہیں انکو پولیس افسر پیرس میں نہلسٹوں کی گرفتاری کا باعث بتلاتے ہیں ۔ زار کے خلاف اور ایک بھاری سازش پولیس نے دریافت کی ہی جسکا سراغ دو تین روز ہوئے ہیں کہ ایک طالب علم کی خودکشی سے ملا تھا +

لنڈن ۱۱ جون سر رچرڈ ٹیمپل نے قانونی کونسلوں میں اصول انتخاب کو داخل کرنے کی نسبت کئی درخواستیں ہوس آف کامنز میں پیش کیں +

شملہ ۱۲ جون کل ہز اکسلنسی وایسرائے ہز ہائنس راجہ صاحب کپور تھلہ کے ساتھ ملاقات کرینگے +

پونہ ۱۲ جون جنوبی مرہٹہ ریلوے پر رگ راوی کے قریب ایک بند کے ٹوٹ جانے سے جو طوفان آیا اس سے آمد و رفت ریلوے مسدود ہو گئی ہی ۔ مگر بہت جلد بحال ہو جائیگی +

کلکتہ ۱۲ جون ۔ ۲ ماہ حال کو گھاس کا رہ ریلوے سٹیشن کے پاس تین بہاڑی آدمیوں نے ایک شخص کو نہایت بیرحمی کے ساتھ مار ڈالا ۔ یعنی ایک دیہاتی جو بذریعہ ٹرین گھر کو واپس آرہا تھا راستہ میں لاٹھی سے ہلاک کیا گیا ۔ ریلوے پولیس کو کچھ پتہ نہ ملا آخرش ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے آدمی بھیجے اُنہوں نے دو ملزموں کو گرفتار کیا +

بمبئی ۱۱ جون گنیش نراین شنکر ناظر عدالت مطالبہ خفیفہ کو جنے ۲۰ ہزار روپیہ سرکاری تغلب کیا تھا ۔ ۴ سال قید شدید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی +

رویداد جلسہ خاص میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس شہزادہ محمد نادر صاحب سی ۔ آئی ۔ اے پریزیڈنٹ ۔ مسٹر ایم وائلی صاحب ۔ لالہ رام جیداس صاحب ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب ۔ منشی محمد بخش صاحب سیّد غلام محمد صاحب ۔ چودھری کندن سنگھ صاحب ۔ بابو شب سرنداس صاحب ۔ سردار لچھمی سہائے صاحب ممبران ۔ واقعہ ۵ مارچ ۱۸۹۰ء

نمبر ۱ ۔ مسودہ قواعد مرتبہ گورنمنٹ زیر دفعہ ۱۱۹ ضمن ایک حرف (ج) و (د) و (ف) و (ح) پنجاب میونسپل ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ نمبر ۷۶۴ مورخہ ۲۷ فروری ۱۸۹۰ء منسلکہ چٹھی گورنمنٹ پنجاب نمبر ۸۷ مورخہ ۶ فروری ۱۸۹۰ء و سرکلر صاحب کمشنر قسمت نمبر $\frac{36}{489}$ مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۹۰ء موصول ہو کر کمیٹی میں پیش ہوا ۔ تجویز ہوئی کہ جواب خطوط کتابت ہذا میں مضمون دیا جاوے کہ کمیٹی کی رائے میں یہہ مسودہ قواعد ٹھیک ہی مگر ساتھہ ہی یہہ بھی جتلایا جاوے کہ شق سوم مسودہ مذکور میں پیشانی پر الفاظ قبرستان و مرگھٹ لکھے ہیں ۔ مگر نقش مسودہ میں صرف قبرستان کے بارہ میں ذکر کیا گیا ہی اور مرگھٹوں کا ذکر نہیں کیا گیا اس فروگذاشت کے پورا کرنے میں اگر بائی لاز نمبر ۲۷ و ۲۸ میونسپل کمیٹی لاہور جو کمیٹی ہذا سے بذریعہ اشتہار گورنمنٹ پنجاب نمبر ۲۷۷ مورخہ ۱۰ جون ۱۸۶۹ء مندرجہ گزٹ ۱۷ جون ۱۸۶۹ء متعلق کئے گئے تھے داخل کی جاویں عین مناسب ہی +

نمبر چٹھی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ نمبر ۲۴۴ مورخہ ۱۲ فروری ۱۸۹۰ء بدیں ہدایت کہ مبلغ ۵۶۰۰ ہزار روپیہ بابت کام تعمیر نالی کلاں خزانہ لودیانہ میں جمع کئے جاویں کمیٹی میں پیش ہوئی ۔ تجویز ہوئی کہ بخدمت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ یہہ درخواست کیجاوے کہ صیغہ تعمیرات کو اسبات پر رضامند کریں کہ ماہ بماہ

کمیٹی سے اسقدر روپیہ لیتے رہیں کہ ایک ماہ کے خرچ کے لئے کافی ہو کیونکہ اسمیں کمیٹی کے لئے گونہ سہولیت ہو خاص کر ایسے موقعہ پر جبکہ آمدنی کمیٹی کی بہت ہی نازک حالت ہو جسکی تفصیل کئی مرتبہ گذارش ہو چکی ہی اور پھر بھی بیان کیا جاوے کہ یہہ امر زیر قواعد ۲ ضمن (الف) قواعد گورنمنٹ مندرجہ اشتہار گورنمنٹ نمبر ۲۶۳ مورخہ ۳۱ مئی سنہ ۸۹ء مطبوعہ گزٹ انگریزی مطبوعہ ۲ جون سنہ ۸۹ء صفحہ ۹۲۳ ممکن ہی اور یہہ بھی گذارش ہووے کہ اس سہ ہزار روپیہ کی تفصیل جو ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۸۹ء کو پیشگی دیا گیا تھا ضمیمہ تعمیرات سے حسب اخیری حصہ قاعدہ منگوائی جاوے

نمبر ۳ روبکار جناب صاحب سول سرجن بہادر لودیانہ مورخہ ۲ مارچ سنہ ۹۰ء بطلب مبلغ ۳/۶/۲ بابت کرایہ وغیرہ ادویہ کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ اصل مبلغ ۳ بابت کرایہ وغیرہ کرانچی دیا جاوے اور ڈاکٹر صاحب سے دریافت کیا جاوے کہ یہہ دوائی کل کمیٹیوں کے لئے ہی یا خاص اس میونسپلٹی کے لئے +

نمبر ۴ رپورٹ سب کمیٹی باغ مشعر دینے ٹھیکہ پیداوار باغ میونسپل بتعداد مالیہ برائے یکسال از یکم اپریل سنہ ۹۰ء تا یکم مارچ سنہ ۹۱ء معہ پیداوار موجودہ وقت نیلام۔ تجویز ہوئی کہ ٹھیکہ نیلام کیا جاوے اور مالیہ سے بولی شروع کیجاوے جو بڑھے اسکو دیا جاوے ورنہ جانی چودھری کے نام ختم کیا جاوے اور نقد روپیہ لیا جاوے اس شرط پر نیلام ہوگا +

اطلاع

بتاریخ ۵ ماہ حال سنہ ۹۰ء کو روڑکی میں بھی ایک بہروپیہ وارد ہوا۔ اوّل آر پی مشن میں جا کر پادری سکاٹ صاحب سے کہا کہ میں ملّت عیسوی کا چند مدت سے اشتیاق رکھتا ہوں اور سکونت میری دیوبند ہی بسبب عداوت کے میرے رشتہ داروں نے میرے گھر میں آگ لگا دی کہ جس سے میں نہایت پریشان ہوں اور میرے دو لڑکیاں ہیں ایک قریب ۱۸ برس کے اور دوسری قریب ۱۴ برس کے اور زوجہ میری حاملہ ہی۔ اگر آپ میری مدد کریں۔ تو میں انکو لا کر آپ سے بپتسمہ پاویں۔ چنانچہ پادری موصوف مذکورہ بالا نے کچھ مدد کی بعد ازاں پادری ہاپر صاحب کے پاس آیا اور انسے بھی مذکورہ بالا گفتگو کی اور دھوکہ دیکر کچھ انسے بھی لیا بعد اسکے وہ پادری ڈیونو صاحب کے پاس گیا مگر وے روڑکی میں موجود نہ تھے۔ اب وہ دیرہ دون کیطرف گیا ہی اور معلوم ہوتا ہی کہ کہیں سے بپتسمہ بھی پایا ہی آپ مہربانی فرما کے مشتہر فرماویں کہ ایسے دھوکے بازوں سے ہوشیار رہیں +

اور حلیہ اسکا یہہ ہی۔ قوم محمدی قران خوب پڑھ سکتا ہی۔ رنگ گورہ۔ ریش بقدر یکمشت۔ قد درمیانہ عمر قریب ۳۵ برس۔ سر پر ٹوپی۔ اور شرعی پاجامہ اور کرتہ پنجابی اور جوتی مانند سپاہیان پولیس احاطہ پنجاب رکھتا ہی۔ اور گفتگو بہت جلد کرتا ہی +

مرسلہ یعقوب مسیح ہیڈ مر مشن سکول روڑکی۔

دیگر

واضح ہو کہ ایک شخص جسکا نام پولوس ہی جسنے ہندوستان کی خوب سیر کر کے خدا جانے کتنے مسیحیوں کو فریب دیا فی الحال نرسنگپور کے قیدخانہ کی ہوا کھا رہا ہی۔ یہہ شخص پہلے مسلمان تھا کلکتہ چرچ مشن میں بپتسما لیا۔ پھر چند مدت بعد وہانسے نکل کے پلائی موتھ برادران کی تعلیمات میں پھنس کے کہتا تھا کہ میں روح القدس کی رہنمائی سے چلتا ہوں۔ کنڈیلی نرسنگپور میتھوڈسٹ اپسکوپل مشن کے پریچر کی چاندی کی چھڑی اور پانچ روپیہ کا چشمہ چورا کے یہاں آیا اور چرچ آف ڈسیپلز مشن کے کارگذار کے ساتھ بازار میں زور سے منادی کرتا تھا۔ چوری کی رپورٹ اتوار کے دن ملی اور بلا توقف پیر کے روز ہمنے اسکو پولیس کے حوالہ کیا۔ اس طور پر ڈانواڈول دینی مکاروں کو کلیسیا کے فایدہ کے لئے قید کرنا چاہئے +

ٹی ای ایف مارٹن

لودیانہ

۱۴۔ ماہ حال کو حسب مخبری مسمی جالی کشمیری ہنا مہاجن کی دوکان واقع چوراہہ محلہ ڈھولیواں کی تلاشی لی گئی جسمیں سے قریب چھتالیس تولہ افیون برآمد ہوا۔ اور نامبردہ کو ملزم قرار دیا گیا۔ اکثر لوگوں سے سُنا کہ مہاجن مذکور ایک معتبر و معزز آدمی ہی ایسی حرکت کا مرتکب ہونا اُسکی نسبت لایق نہیں اور چونکہ وہ خود اور اُسکے خاندان کے چند اشخاص افیونی ہیں اُنہوں نے اپنے ذاتی استعمال کے لئے افیون قریب ۶ تولہ ایک ڈبیہ میں رکھی ہوئی تھی۔ باقی افیون کا نکلنا مخبر کی چالاکی بیان کرتے ہیں۔ مخبر ایک سزا یافتہ اور مشہور آدمی ہی معلوم نہیں کہ ایسے نامعتبر مخبروں کی خبر دہی پر حکام تلاشی لینے پر کیوں مستعد ہو جاتے ہیں کہ جسکے باعث ایک ناکردہ گناہ کی ذلت و رسوائی عمل میں آتی ہی خواہ بعدہٗ اپنی بے قصوری کے باعث ملزم بری ہو جائے۔ لیکن چند عرصہ کے لئے تو خواہ مخواہ اسکو پولیس کی کش مکش اور ذلت و رسوائی کا متحمل ہونا پڑتا ہی۔ ابھی تک فیصلہ اور نتیجہ اخیر سے اطلاع نہیں پائی جیسا ہوگا آیندہ پرچہ

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا